دل کی بات　　　　مدیر

''زوال تیرے تعاقب میں ہے''

عام انتخابات کے نتیجے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مرتبہ ''بادشاہ گروں'' نے سابق حکمرانوں کا ساتھ نہیں دیا۔ ذلت آمیز شکست کھانے والی حکمران جماعت ق لیگ نے بھی تسلیم کیا ہے کہ انتخابات منصفانہ اور شفاف ہوئے ہیں۔ نیب کے ایک سابق افسر جنرل احتشام ضمیر نے ۲۰۰۲ء کے انتخابات میں صدر پرویز کی طرف سے دھاندلی کے حکم اور اس پر عمل درآمد کا راز افشاء کر کے نہ صرف ضمیر کی آواز کو بلند کیا ہے بلکہ سابق حکومت کی حیثیت کا بھانڈا بھی بیچ چوراہے میں پھوڑ دیا ہے۔

مرکز میں پیپلز پارٹی اکثریتی جماعت بن کر ابھری ہے۔ مسلم لیگ (ن) نے پیپلز پارٹی کو مرکز میں حکومت بنانے کی دعوت دینے کے ساتھ ساتھ اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا ہے۔ اگر سب جماعتیں مل کر عوامی فیصلے کا احترام کریں تو پاکستان پھر سے امن، ترقی واستحکام کے راستے پر گامزن ہوسکتا ہے۔ نواز شریف، معزول چیف جسٹس اور دیگر ججوں کی بحالی کے مطالبے پر ڈٹے ہوئے ہیں جب کہ آصف زرداری اس مطالبے پر تحفظات رکھتے ہوئے اس مسئلہ کو نئی پارلیمنٹ میں طے کرنا چاہتے ہیں۔ پیپلز پارٹی کو صدر پرویز کے مواخذے کی بھی جلدی نہیں۔ یہ کڑے امتحان کا وقت ہے۔ سیاسی کھلاڑی پھونک پھونک کر قدم اٹھا رہے ہیں اور ناپ تول کر بول رہے ہیں۔ پی پی پی، مسلم لیگ (ن) اور اے این پی قومی سوچ کا مظاہرہ کریں اور ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر پرویزی اقتدار سے نجات پائیں۔ اگر اس نازک وقت میں ایک دوسرے کو تسلیم نہ کیا گیا تو ۱۹۷۰ء جیسی صورت حال پیدا ہوسکتی ہے۔ جس کے نتیجے میں مشرقی پاکستان ہم سے جدا ہوگیا تھا۔ پیپلز پارٹی عدلیہ کی بحالی کو سنجیدگی سے لے۔ خود آصف زرداری بھی اعتراف کر چکے ہیں کہ وکلاء کی تحریک ہماری حکومت کے لیے بڑا چیلنج ہوگا۔

متحدہ مجلس عمل اپنے انجام کو پہنچ گئی اور ق لیگ کی عمر بھی پوری ہوگئی۔ لال مسجد، وزیرستان وسوات اور بلوچستان میں فوجی آپریشنز، حقوقِ نسواں بل اور دیگر ایسے ہی کئی اہم اور حساس معاملات پر مذکورہ جماعتوں کا کردار قابلِ تحسین نہیں تھا۔ جس کا نتیجہ اُن کو مل گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ صدر پرویز کے لیے عوام کے دل میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی۔ جس نے بھی اُن کا ساتھ دیا وہ زوال آشنا ہوگیا۔ صدر پرویز اپنے اقتدار کو بچانے کے لیے امریکہ سے مدد مانگ رہے ہیں۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ امریکہ نے ہمیشہ اپنے دوستوں سے بے وفائی کی ہے اور ڈوبتے کو کبھی سہارا نہیں دیا۔ وہ اپنا کام نکال کر نئے دوست تلاش کرتا ہے اور پھر نئے دوستوں کے ساتھ بھی وہی سلوک کرتا ہے۔ آئندہ حکومت بنانے والوں کو یہ حقیقت کبھی نہیں بھولنی چاہیے۔ امریکی استعمار تمام بین الاقوامی اخلاقی ضابطوں کو پامال کرتے ہوئے پاکستان کے اندرونی معاملات میں کھلی مداخلت کررہا ہے۔ وطن عزیز مکمل طور پر امریکی غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ ساٹھ سال پہلے برطانیہ کے غلام تھے۔ ہمیں آزادی ملی ہی کب ہے، برطانیہ، جاتے جاتے ہمارا ہاتھ امریکہ کے ہاتھ میں دے گیا۔ ہمیں پاکستان کی آزادی، خودمختاری اور سلامتی کی نئی جنگ لڑنا ہوگی۔ اب صدر پرویز کی واپسی ہے۔ زوال اُن کے تعاقب میں ہے:

جی کا جانا ٹھہر گیا ہے
صبح گیا یا شام گیا